106770-گرل فرینڈ کے ساتھ حرام طور پر رہا اور توبہ کر لی اور وہ بھی مسلمان ہو گئی تو اس سے شادی کر لی اب گھر والے اسے طلاق دینے کا کہتے ہیں

سوال

برائے مہربانی میرا لیٹر پڑھ کر جتنی جلدی ہو سکے اس کا جواب ارسال کریں؛ کیونکہ میں فتوی کی ویب سائٹس تلاش کر کے اور لیٹر ارسال کر کے جواب کا انتظار کر کے تھک چکا ہوں، جس ویب سائٹ پر بھی لیٹر ارسال کیا اس نے جواب نہیں دیا، توان ویب سائٹس کے بارہ میں میرا نظریہ تبدیل ہو گیا.

اور جب میں نے آپ کی اس ویب سائٹ پر کچھ فتوی جات کا مطالعہ کیا تو مجھے بہت راحت ملی اور میں روزانہ ہی آپ کے فتاوی جات پڑھنے لگا، کیونکہ یہ میرے لیے راحت کا باعث ہیں، میں نے اپنے کچھ سوالات کے واضح اور شافی جوابات پائے.

برائے مہربانی میرے سارے سوالات کا حل پیش کریں کیونکہ مجھے یہ سوال سونے بھی نہیں دیتے مجھے شافی جواب کی بہت زیادہ ضرورت ہے؛ کیونکہ میں بہت تھک چکا ہوں اور بہت زیادہ پریشان ہوں ذہن منتشر ہے اور مجھے خدشہ ہے کہیں میں وہی غلطی نہ کر بیٹھوں جس سے دور بھاگتا ہوں.

میرا قصہ یہ ہے کہ: میں اپنے کی بجائے کسی دوسرے ملک میں زیر تعلیم تھا اور آپ جانتے ہیں کہ یورپی معاشرہ کیسا ہے میں قصہ لمبا نہیں کرنا چاہتا: میں نے شراب نوشی اور زنا جیسے فحش کام بھی کیے، اور رمضان المبارک میں روزے بھی نہ رکھتا، بلکہ رمضان المبارک میں زنا بھی کرتا رہا، میرے غلطیاں و کوتاہیاں تو بہت ہیں.

اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے ہدایت سے نوزا اور میں نے توبہ کر لی اور مجھے اللہ نے ایک نئی زندگی کی توفیق دی اور مجھے اندھیروں سے نور کی طرف لے آیا، میں نے رمضان المبارک میں توبہ کی تھی، میرے ساتھ ایک عیسائی لڑکی رہتی تھی، جب اس لڑکی نے مجھے توبہ کر کے قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور نماز روزہ کی پابندی کرتے ہوئے دیکھا تو یہ لڑکی اسلام کے قریب ہونے لگی، اور دس رمضان المبارک کے روز یہ لڑکی بھی مسلمان ہو گئی، اور شرعی لباس زیب تن کر کے پردہ کرنا شروع کر دیا، اور قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنے لگی، اور فرض نمازیں اور سنتوں کے ساتھ ساتھ روزے بھی رکھنا شروع کر دیے، اور سیرت نبویہ کا مطالعہ کر کے بہت سارے اسلامی درس بھی سننے لگی.

جس دن اس نے اسلام کا اعلان کیا میں نے اس سے شادی کر لی، اور ہم اپنی زندگی کے بہترین ایام بسر کر رہے تھے کہ ایک دن میں نے کڑوی حقیقت جانی جس نے میری زندگی کو ہی تبدیل کر دیا، اور میں ہر وقت پریشان و غمزدہ رہنا لگا، میں نے اس لڑکی کی تاریخ معلوم کر لی، اس کا ماضی بالکل ایک اجنبی (آزاد اور خائن) لڑکی جیسا تھا، مجھے معلوم ہوا کہ اس نے مجھ سے کئی ایک بار خیانت کی ہے، لیکن اس نے یہ خیانت اسلام قبول کرنے اور میری اس کے ساتھ شادی کرنے سے قبل کی تھی، لیکن اس لیے کہ وہ میری بیوی بن چکی ہے اور پھر میں عربی النسل ہوں میں ماضی نہیں بھول سکتا، میں نے اپنے دین اور اپنے پرودگار کی بھی خیانت کی اور اسلام سے دور رہا میں پیدائشی مسلمان ہوں، وہ اسلام کے بارہ میں کچھ نہیں جانتی تھی، لیکن میں اسلام کے بارہ میں بہت کچھ جانتا تھا وہ مجھ سے بہت بہتر ہے کیا واقعتا ایسا ہی نہیں؟

اسلام اپنے سے قبل ہر گناہ کو ختم کر دیتا ہے، اور توبہ کرنے والا بھی ایسا ہی ہے جیسے کسی کے پہلے کوئی گناہ نہ ہو میں اس کی قدر و احترام کرتا ہوں کیونکہ اس نے یقین کے ساتھ اسلام قبول کیا ہے، وہ بہت روتی رہتی ہے، خاص کر جب قرآن مجید کی تلاوت کرے، اور احادیث نبویہ کا مطالعہ کرتے وقت بھی، اس نے بھی غلطیاں کی تھیں، لیکن اسے اسلام کا علم نہ تھا اور میں نے غلطیاں اور گناہ کیے اور مجھے علم تھا کہ زنا گناہ کبیرہ ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی شدید العقاب ہے، لیکن انسان خطا کار ہے، اور اس کی سوچ محدود ہے.

مجھے جو تنگی محسوس ہوتی ہے وہ یہ کہ جب مجھے ماضی کا علم ہوا تو میں بہت شدید غصہ میں آگیا اور ناراض ہوا، اور اسے ایک بار طلاق بھی دے دی، اور دو روز کے بعد میں پھر غصہ میں ہوا اور اسے زدکوب بھی کیا اور بہت زیادہ ناراض ہوا، اور اسے دوبارہ طلاق دے دی، ہمارے درمیان مشکلات بڑھ گئیں، اور میرا غصہ زیادہ ہونے لگا، جب میں غصہ میں ہوتا ہوں تو پاگل کی طرح ہو جاتا ہوں، نہ تو کچھ سوچتا ہوں، اور نہ ہی سمجھ ہوتی ہے کہ زبان سے کیا نکال رہا ہوں، زبان سے جو کچھ نکلتا ہے وہ نکلتا ہی جاتا ہے مجھے کچھ علم نہیں ہوتا.

میں نے دونوں بار سوال اور استفسار کے بعد اس سے رجوع کر لیا، کچھ ایام ہی گزرے کہ ہمارے درمیان پھر جھگڑا ہوا اور میں نے اسے زدکوب کیا، اس نے میری توہین کی تھی لیکن شروع میں کرنے والا تھا، میں نے اسے تیسری بار طلاق دے دی اور جتنی بار بھی طلاق ہوئی میں نادم ہوتا اور روتا اور اس پر شفقت کرتا کیونکہ یہ لڑکی اسلام قبول کرنے کے بعد بہت ہی نیک و صالح بن گئی ہے، مجھے اس کے ضائع ہونے کا خدشہ رہتا ہے، لیکن غصے اور شیطان نے مجھے غلطیاں کرنے پر مجبور کر دیا ہے، تیسری بار طلاق دینے کے بعد میں نے دو رکعت نماز ادا کی اور اللہ کے سامنے رویا بھی، اور اللہ سے دعا کی کہ اگر طلاق واقع ہو گئی ہے تو مجھے فوری طور پر اس سے دور کر دے اور اگر طلاق نہیں ہوئی تو پھر جتنی جلدی ہو سکے میں اس سے رجوع کر لوں، اور یہی ہوا، میں نے اللہ کی توفیق سے اسی رات اس سے رجوع کر لیا، میں نے پڑھا ہے کہ غصہ میں طلاق واقع نہیں ہوتی.

اور جب میری تعلیم مکمل ہوئی تو میں اپنے ملک واپس آگیا اور میں نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ میں اپنے خاندان والوں سے بات کرونگا تاکہ تم بھی میرے پاس آسکو، لیکن یہاں معاملہ ہی مختلف ہے، میں نے ایک عرب لڑکی جسے کبھی کسی نے ہاتھ بھی نہیں لگایا کو بہت مختلف پایا، اور ایک اجنبی لڑکی جو مجھ سے قبل بہت سارے مردوں کے ساتھ سوتی رہی میں بہت فرق پایا، یہی چیز مجھے بہت غضبناک کر دیتی ہے اور بعض اوقات تو میں اسے چھوڑنے کا سوچنا شروع کر دیتا ہوں، لیکن اللہ سے ڈرتا ہوں کہ میں بھی تو اس جیسا ہی تھا، اور اب وہ مجھ سے بہتر اور افضل ہو چکی ہے، اب میری عقل اور سوچ ایک عرب لڑکی اور ایک اجنبی لڑکی میں موازنہ کرنے میں مشغول رہتی ہے، اور میرے گھر والے بھی میری شادی کو قبول نہیں کرتے، اور وہ مجھ سے سوال کرنے لگے ہیں:

وہ کون ہے؟ کیا شادی سے قبل وہ لڑکی تھی؟ تو میں نے انہیں کہا جی ہاں وہ ایسی نہ تھی، میں نے اس سے شادی اس لیے کی کہ اس نے اسلام قبول کر لیا تھا، اور بہت اچھی مسلمان بن گئی، میں نے اس سے شادی اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے کی ہے، اور تاکہ میں اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کر سکوں، اور اب وہ میرا انتظار کر رہی ہے، اور مسلمان ملک میں رمضان کے روزے رکھنے کی تمنا رکھتی ہے، لیکن میرے گھر والے اس سے انکار کرتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ وہ میرے پاس آجائے تاکہ وہاں رہ کر ضائع نہ ہو جائے، وہ بہت اچھے اخلاق کی مالک ہے اور خاص کر اسلام لانے کے بعد تو اس کا اخلاق اور بھی اچھا ہو چکا ہے، میری نظر میں تو وہ پہلے دور کی ایک اسلامی عورت بن چکی ہے، میں اب بہت ہی عذاب سے دوچار ہوں، جب میں اپنی اور اس کی تاریخ اور ماضی یاد کرتا ہوں تو اپنے دل میں کہتا ہوں اللہ نے اس لڑکی کو میرے لیے گناہوں کا کفارہ بنا کر بھیجا ہے.

کیا طلاق واقع ہو چکی ہے یا نہیں؟، اور اگر طلاق واقع ہو گئی ہے تو کیا مجھے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے تاکہ وہ ایک کفریہ ملک میں اکیلی رہ کر ضائع نہ ہو جائے؟

مجھ پر کیا واجب ہوتا ہے، کیا میں ایک نیا اسلام قبول کرنے والی بیوی کے ساتھ رہوں، یا کہ ایک عرب مسلمان لڑکی سے شادی کر لوں؟

میں اپنے گھر والوں کے ساتھ کیا معاملہ کروں، وہ چاہتے ہیں کہ میں اسے طلاق دے دوں، اور اگر میں انہیں راضی کرنے کے لیے بیوی کو طلاق دے دوں تو کیا یہ حرام ہوگا؟

کیا زنا میری گردن میں قرض ہے کہ ایک دن مجھے اس کی قیمت ادا کرنا پڑیگی؟ اور میں اس کا ماضی کیسے بھول سکتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ کھاتی پیتی اور سوتی جاگتی تھی اور میں اس کے ساتھ

مسلمان خاوند بیوی کی طرح رہتا تھا ؟

برائے مہربانی ایسے دلائل ارسال کریں جو اس سلسلہ میں میری معاونت کریں، میں آپ سے شدید گزارش کرتا ہوں کہ آپ مجھے شافی جواب دیں جس کا مجھے بہت عرصہ اور شدت سے انتظار رہے، اور اس لیے بھی کہ جو ویب سائٹس مسلمانوں کی معاونت کے لیے کھولی گئی ہیں ان کے بارہ میں میرا گمان برا نہ ہو جائے، اور خاص کر ان کی معاونت کے لیے جو تباہ ہو کر برے راستے پر چل نکلے ہیں اور میری طرح ضائع ہو رہے ہیں وہ مدد کے محتاج ہیں، چاہے کوئی نصیحت کر کے ہی مدد کریں، (ڈوبنے والے کو تنکے کا سہارا ہی سہی) اے مسلمانوں کے علماء کرام جب تم میری مدد نہیں کرو گے تو میں کہاں جاؤں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمارے بارہ میں
آپ کا گمان اچھا ہی ہوگا، لیکن ہم اس پر خوش نہیں کہ اہل سنت کی دوسری ویب سائٹس کے بارہ میں آپ کا نظریہ سلبی ہو، ہم آپ سے یہی چاہتے ہیں کہ آپ ان ویب سائٹس کو قائم کرنے والوں کے بارہ میں اچھا گمان رکھیں، اور انہیں معذور سمجھیں، اگر آپ ہمارے اور ان کے پاس آنے والوں سوالات کی تعداد دیکھیں تو ضرور ہم سب کو معذور سمجھنے لگیں گے.

آپ اکیلے نہیں جو جلد جواب حاصل کرنا
چاہتے ہیں، اور پھر اس کے متعلق ہر سائل کی رغبت کو پورا کرنا ممکن نہیں ہے، اس لیے ہمارے اور دوسری ویب سائٹس والوں کے لیے عذر موجود ہے، اور کریم وہی شخص ہوتا ہے جو دوسرے کو معذور سمجھے یعنی اس کے لیے کوئی عذر تلاش کر لے.

دوم :

اس اجنبی اور کفریہ ملک میں آپ کے
ساتھ جو کچھ ہوا وہ ہمارے اس قول کی تائید و تاکید کرتا ہے جو ہم ہمیشہ کہتے رہتے ہیں کہ ان ممالک کی طرف سفر کرنا جائز نہیں، اور خاص کر جب سفر کرنے والا شخص نوجوان لڑکا یا لڑکی ہو اور ابھی جوانی کی ابتداء ہو، اور شہوت بھی پوری ترا بھر کر آئی ہو.

اس لیے ماں باپ کو ان ممالک میں اپنی
اولاد کے حالات کا علم ہونا چاہیے کہ وہاں غالبا افسوس ناک حالت ہی ہوتی ہے، اور وہ

دین سے درور رہتے ہیں، اور فحش کام میں پڑ کر صحیح اور مستقیم سلوک سے ہٹ جاتے ہیں، اور شرعی مخالفات کی یہی سزا ہے جو مل کر رہتی ہے.

اس لیے ماں اور باپ پر واجب ہے کہ وہ
اپنی اولاد کا خیال کریں، اور ان کے دین اور سلوک کے عوض اپنے بچوں کو تعلیم دلانے کی حرص نہ رکھیں.

سوم :

ہم آپ کو توبہ کرنے پر مبارکباد دیتے
ہیں، اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے آپ کو کفر و فسوق اور نافرمانی کی راہ سے نکال کر ہدایت کی راہ پر ڈال دیا، آپ کی بجائے کتنے ہی ایسے دوسرے افراد ہیں جو جہالت و گمراہی اور نافرمانی کے اندھیروں میں ڈبکیاں کھا رہے ہیں، اور آپ کی بجائے کتنے ہی ایسے افراد ہیں جو اخلاق کی چوٹیوں فضائل کی بلندیوں سے نیچے گرے ہوئے ہیں، اس لیے آپ کو چاہیے کہ آپ توبہ کے شجرہ کو مضبوطی سے تھام کر رکھیں، اور تقوی و پرہیزگاری کی رسیوں کو مضبوطی سے پکڑ لیں.

اور آپ واپس پہلی حالت پر پلٹنے سے
اجتناب کرتے ہوئے ایسے کام مت کریں جو آپ کو پہلے حال میں واپس لے جائے کیونکہ آپ ایسی نعمت میں ہیں جس سے اکثر لوگ محروم ہیں، اس لیے آپ توبہ ترک کر کے اس نعمت کی ناشکری مت کریں.

چہارم :

ہم اپنی بہن کو بھی اسلام قبول کرنے
پر مبارکباد پیش کرتے ہیں، اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اسے توفیق دی اور اسلام کی راہ دکھائی، بلاشک و شبہ وہ اب اپنی پہلی اور اسلام کے بعد والی حالت میں خوب فرق معلوم کر رہی ہوگی، اور اسے کافر اور مسلمان انسان میں عظیم فرق بھی معلوم ہو گیا ہو گا.

اور اسے اس فرق کا بھی علم ہو گیا ہو
گا کہ اسلام قبول کرنے سے قبل اس کا دل کتنا تنگ اور خراب تھا، اور اسلام کے بعد اس

کے دل میں کیا وسعت و شرح صدر پیدا ہوا ہے، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اسے مزید ہدایت و توفیق سے نوازے، اوراسے ہدایت یافتہ اورہدایت کی راہنمائی کرنے والی بنائے.

پنجم :

یقینا جو شخص ہدایت وراہنمائی سے
دور رہتا ہے وہ قول و فعل اور سوچ میں خبط کا شکار رہتا ہے، اور ایسا منہج اور راہ اختیار کرتا ہے جو جن وانس میں سے شیطان کو ہی پسند ہے اور وہ ایسی مبادیات پر زندگی بسر کرتا ہے جو کسی صحیح نص کے موافق نہیں، اور نہ ہی اسے عقل صریح قبول کرتی ہے، آپ اس کی مثال "خیانت" کی اصطلاح سے لے سکتے ہیں!

ان کے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ
عاشق اپنی معشوق کی خیانت کرے یا پھر معشوق اپنے عاشق کی خیانت کرتی ہو! ہوسکتا ہے عورت خاوند والی ہو، اور اپنے عاشق کے ساتھ اپنے خاوند کی خیانت کرتی ہو، پھر جب وہ عورت جب اپنے عاشق کو کسی دوسری عورت کے ساتھ دیکھے تو رونے لگے، اور نوحہ کرے اور اس کی توہین کرے، ہوسکتا ہے اسے مارے بھی! کیوں اس لیے کہ اس نے اس عورت کے ساتھ خیانت کی ہے!! گویا کہ اس عورت نے اپنے خاوند کی خیانت نہیں کی، اور ایسے ہے جیسے اس نے کوئی گناہ ہی نہیں کیا، بلکہ وہ سارا عتاب اور عیب اپنے خائن عاشق پر تھوپ رہی ہے!

تو یہ لوگ کون سی مبادیات پر جی رہے
ہیں؟ اور کس منطق پر چل رہے ہیں؟.

اور اگر آپ افسوس کرنا ہی چاہتے ہیں
تو اس مسلمان شخص پر افسوس کریں جو اپنے پروردگار کے ساتھ خیانت کا مرتکب ہو رہا ہے، اور نہ تو وہ اللہ کے ساتھ خیانت کو جانتا ہے اور نہ ہی اسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیانت کی پہچان ہے، اور نہ ہی اپنے دین کے ساتھ خیانت کو سمجھ رہا ہے، لیکن وہ اپنی محبوبہ اور معشوق کی خیانت کو شمار کرنا کر کے پیٹ رہا ہے، حالانکہ وہ خود اس کے ساتھ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے، حالانکہ پہلے تو وہ خود اللہ اور اس کے رسول اور دین اسلام کا خائن ہے.

میرے سائل بھائی :

آپ اس عورت کو ملامت کر رہے ہیں جو
آپ کے اور کسی دوسرے کے ساتھ سوتی رہی اور وہ کافرہ تھی! لیکن آپ اپنے آپ کو کیوں ملامت نہیں کرتے کہ آپ نے وہ کچھ کیا جو آپ کے لیے حلال نہ تھا اور آپ اسلام کے دعویدار اور اسلام کی طرف منسوب ہیں ؟!.

آپ اس عورت کو ملامت کر رہے ہیں جو
اسلام قبول کر کے ایک اچھی مسلمان ہو چکی ہے، جو کفر کی حالت میں فسق و فجور کی مرتکب تھی ؟!.

آپ کا موقف تو بہت ہی کمزور ہے، اور
آپ کو ملامت و عیب لگانے کا کوئی حق حاصل نہیں، نہ تو اس کے کافرہ ہوتے ہوئے، اور نہ ہی اس کے مسلمان ہوتے ہوئے، کیونکہ جب وہ کافرہ تھی تو اس کا کفر اس کے ہر گناہ سے بڑا گناہ تھا، اور جب وہ کافرہ تھی تو اسے فحش کاموں سے روکنے والا کوئی چیز نہ تھی.

اور جب وہ اسلام لے آئی تو اس کے
اسلام نے اس کے پچھلے سارے گناہ اور غلطیاں مٹا ڈالیں، جب اس نے اسلام قبول کر لیا
تو اللہ سبحانہ و تعالی نے اس کی ساری برائیاں اور گناہ نیکیوں میں بدل ڈالیں! تو
پھر آپ کس وجہ سے اس کے کافرہ ہونے یا مسلمان ہونے پر عیب لگاتے اور ملامت کرتے ہیں !؟

امام مسلم رحمہ اللہ نے عمرو بن عاص
رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ :

"جب اللہ تعالی نے میرے دل میں
اسلام ڈال دیا تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا :

"اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیں تا کہ میں
آپ کی بیعت کروں، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا
عمرو بن عاص بیان کرتے ہیں میں نے اپنا ہاتھ روک لیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اے عمرو کیا ہوا؟

وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا :
میں ایک شرط لگانا چاہتا ہوں، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا
شرط لگانا چاہتے ہو؟

میں نے عرض کیا :

یہ کہ مجھے بخش دیا جائے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اسلام اپنے
سے ماقبل سب گناہوں کو ختم کر دیتا ہے، اور ہجرت اپنے سے قبل سب گناہ دھوڈالتی ہے،
اور حج اپنے سے قبل سب غلطیاں صاف کر دیتا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (121).

اور امام بخاری اور مسلم رحمہ اللہ
نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے کہ :

کچھ مشرک لوگوں نے بہت زیادہ قتل کیے
اور بہت زیادہ زنا کا مرتکب ہوئے اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور
عرض کرنے لگے :

آپ جو کہتے اور جس کی دعوت دیتے ہیں
وہ بہت اچھی چیز ہے، لیکن اگر آپ ہمیں یہ بتائیں کہ ہم نے جو کچھ کیا ہے اس کا کوئی
کفارہ بھی ہے؟

تو یہ آیت نازل ہوئی :

.{اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی
اور کی عبادت نہیں کرتے، اور نہ ہی اللہ کی جانب سے حرام کردہ جان کو ناحق کرتے
ہیں، اور نہ ہی زنا کے مرتکب ہوتے ہیں}..

اور یہ آیت نازل ہوئی :

{آپ کہہ دیجئے اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنے آپ پر ظلم وزیادتی کی ہے وہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں}.

صحیح بخاری حدیث نمبر (4436) صحیح مسلم حدیث نمبر (174).

چنانچہ ان مشرک لوگوں نے بہت زیادہ قتل بھی کیے اور بہت زنا بھی، تو دیکھیں اللہ سبحانہ وتعالی نے ان کے لیے کیا نازل فرمایا، اللہ سبحانہ وتعالی نے ان کے لیے نازل فرمایا کہ ان کی ساری برائیاں نیکیوں میں تبدیل کردی جائینگی.

اور سابقہ حدیث میں ہے کہ اسلام قبول کرنا اپنے سے قبل سب گناہوں کو دھوڈالتا ہے، تو اس کے بعد آپ کے لیے کیا عذر رہ جاتا ہے ک اس عورت نے جاہلیت میں جو کچھ کیا اس پر آپ اس کا محاسبہ کرتے پھریں؟!

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

"جب انسان اپنے گناہ سے توبہ میں سچا ہوچاہے وہ گناہ کتنا ہی بڑا اور شرک یا زنا یا قتل یا حرام مال کھانا ہی کیوں نہ ہو، اور وہ شخص اپنے گناہ پر نادم ہو اور حقوق حقداروں کو واپس کردے یا پھر وہ اسے معاف کردیں، اور پھر توبہ کے بعد وہ نیک وصالح اعمال کرے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرماتا ہے، اور اس کے گناہ معاف کردیتا ہے، بلکہ اس کے سارے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل فرمادیتا ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

{اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ نے حرام کیا ہے وہ اسے ناحق قتل نہیں کرتے، اور نہ ہی وہ زنا کا ارتکاب کرتے ہیں، اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائیگا}.

{اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب کیا جائیگا، اور وہ ذلت ورسوائی کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا}.

.{سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں
اور ایمان لائیں اور نیک وصالح اعمال کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالی
نیکیوں میں بدل دیتا ہے، اور اللہ تعالی بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے}.

.{اور جو شخص توبہ کرے اور نیک و
صالح عمل کرے وہ تو (حقیقتا) اللہ کی طرف سچا رجوع کرتا ہے}. الفرقان (68–71).

اور ایک مقام پر ارشاد ربانی ہے :

.{ان لوگوں کو کہہ دیجئے جنہوں نے
کفر کیا اگر وہ اپنے کفر سے رک جائیں تو ان کے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے جائیں گے
}. الانفال (38).

اور ایک اور مقام پر اللہ رب العزت
کا فرمان ہے :

.{کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں
نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوجاؤ، یقینا اللہ
تعالی سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی بخشش و رحمت والا ہے}. الزمر (53
).

اور یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں
کو فرمایا تھا :

.{اور تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ
ہوجاؤ، کیونکہ اللہ کی رحمت سے تو کافر لوگ ہی ناامید ہوتے ہیں}. یوسف (87).

اس کے علاوہ اس موضوع کے متعلق اور
بھی بہت ساری آیات ہیں، اور احادیث نبویہ میں بھی توبہ کی ترغیب دی گئی ہے، اور اللہ
کی رحمت اور اس کی بخشش کی امید کی رغبت دلائی گئی ہے، اور پھر توبہ کا دروازہ تو
مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہونے تک یا پھر موت آنے تک کھلا ہے.

اس لیے جو شخص بھی گناہ کا ارتکاب کر
بیٹھے اسے اللہ کے ہاں توبہ کرنی چاہیے، اور اپنے کیے پر نادم ہو، اور حقداروں کو

ان کے حقوق واپس کرے، یا پھر ان سے معافی مانگ لے، اور اللہ سبحانہ وتعالی کے ساتھ
حسن ظن رکھتے ہوئے اس کی رحمت کی امید کرے، چاہے اس کا گناہ کتنا بھی بڑا ہو، کیونکہ
اللہ سبحانہ وتعالی کی رحمت تو بہت زیادہ وسیع ہے، اور اس کی بخشش بہت زیادہ ہے،
اس شخص کو چاہیے کہ وہ اللہ کی ستر پوشی کی امید رکھتے ہوئے ستر پوشی اختیار کرے،
اور اسے ختم مت کرے، اور اللہ تعالی سے مدد ومعاون ہے.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (24/296-297).

اس لیے آپ کو اس کے بارہ میں کچھ علم
ہوا اس کے بعد آپ کے جذبات بھڑکنے اور غضبناک ہونے کی کوئی وجہ نہیں، اور نہ ہی آپ
اسے زدوکوب کر سکتے ہیں، کیونکہ وہ اسلام قبول کر چکی ہے، اور اپنے سابقہ دین اور اپنی
تاریک تاریخ کو طلاق دے چکی ہے، پھر اس کی جاہلیت پر کس لیے اس کا محاسبہ ہو سکتا
ہے.

اور خاص کر جب آپ خود بھی اس کی
تاریخ کا ایک حصہ اور ورق بن چکے ہیں؟! اور آپ نے خود اس کے ساتھ قبیح و شنیع فعل
بھی کیا، حالانکہ آپ خود کو مسلمان کہتے ہوئے اسلام کی طرف منسوب تھے جو آپ کے لیے
ایسے افعال کو حرام کرتا ہے، اور وہ عورت تو آپ کے اس دین کی طرف منسوب نہ تھی جو
اسے ان افعال سے منع کرتا، بلکہ آپ خود ان کفار کی نقالی اور ان کے رسم ورواج اور
عادات پر راضی ہو کر ان جیسے افعال کرنے لگے، اور اس نے تو اس میں کوئی مخالفت نہیں
کی!.

ششم:

ہمیں تو آپ کی کلام سے یہی ظاہر ہوتا
ہے کہ وہ عورت اسلام قبول کر چکی ہے، اور اس نے اسلام کو اچھی طرح قبول کر کے اس پر
عمل بھی کرنا شروع کر دیا ہے، لگتا ہے کہ کئی ایک جانب سے وہ عورت آپ سے بہتر اور اچھی

ہے، اس لیے جب وہ آپ کی بیوی بننے پر راضی ہوچکی ہے توآپ کے لیے ضروری ہے کہ آپ اس کے ساتھ حسن معاشرت سے پیش آئیں، اوراس کے عزم کوقوی بنائیں، اور آپ ہر طرح سے اس کا ساتھ دیں اوراس کی مدد وتعاون کریں.

ہفتم :

خاص کر اسے طلاق دینے کے متعلق گزارش یہ ہے کہ :

آپ کسی ایسے اہل علم سے رابطہ کریں جس کوآپ ثقہ سمجھتے ہوں اسے اپنا موقف بیان کریں اور طلاق دیتے وقت جو حقیقت حال تھی وہ واضح کریں، کیونکہ غصہ کے کئی ایک درجات ہیں ہر غصہ میں طلاق واقع ہوجاتی ہے، اور نہ ہی ہر غصہ کی حالت میں طلاق کے عدم وقوع کا حکم لگایا جاسکتا ہے، بلکہ غصہ والے اس شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی جو غصہ کی حالت میں اپنے ہوش و حواس پر مکمل کنٹرول کھوبیٹھے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" ہوش و حواس کھوجانے کی صورت میں نہ توطلاق ہے اور نہ ہی غلام کی آزادی "

سنن ابوداود حدیث نمبر (2193) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2046) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اغلاق " کا معنی یہ ہے کہ : انسان کی عقل پر پردہ پڑجائے حتی کہ وہ بغیر ارادہ ہی کوئی کام کربیٹھے.

دیکھیں : لقاءات الباب المفتوح (130) سوال نمبر (20).

اور شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے

ہیں :

"جو شخص غصہ کی حالت میں اپنے قول

کا تصور کر سکتا ہو اس کی طلاق واقع ہو جائیگی، لیکن وہ شخص جسے غصہ کی حالت میں

پتہ نہ چلے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی"

دیکھیں : الملخص الفقھی (308/2).

غصہ کی حالت میں طلاق کی تفصیل

دیکھنے کے لیے آپ درج ذیل سوالات کے جوابات کا مطالعہ کریں :

سوال نمبر (

22034) اور (

45174) اور (

6125) اور (

72439).

اگر تو سابقہ تینوں حالات میں آپ کی

طلاق واقع ہو چکی ہے تو پھر وہ عورت آپ کے لیے حرام ہے، اور آپ کے لیے اسے اپنی عصمت

میں واپس لانا حلال نہیں، ہاں یہ ہے کہ اگر وہ کسی اور شخص سے رغبت کے ساتھ نکاح

کرے اور وہ شخص اس سے دخول بھی کر لے، پھر بعد میں وہ شخص یا تو فوت ہو جائے، یا

پھر کبھی اپنی مرضی سے اسے طلاق دے دے، اور اگر تین طلاقوں میں سے کوئی ایک واقع

نہیں ہوئی تو پھر آپ کے لیے وہ باقی رہے گی جو بقایا بچی ہوں، چنانچہ اس طرح آپ کو

اس سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے، اس کو جاننے کے لیے آپ کسی قابل اور ثقہ عالم دین

سے ملاقات کریں، تاکہ آپ نے جو کچھ کیا ہے وہ اس کی تفصیل معلوم کر کے آپ کو بتائے.

ہشتم :

اس بیوی اگر تو وہ اب تک آپ کی

بیوی ہے کے بارہ میں ہم آپ کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اسے اپنے پاس لانے کی کوشش

کریں؛ تاکہ وہ کافر معاشرے سے چھٹکارا حاصل کر سکے جس میں فتنہ و فساد پایا جاتا

ہے جہاں وہ ابھی تک رہ رہی ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ آپ اپنے ساتھ یہ عہد کریں کہ آپ

اس کے ساتھ حسن معاشرت کریں گے، اور اچھے طریقہ سے پیش آکر بہتر سلوک کریں گے، اور اسے اسلام سے قبل اس کے ماضی کی عار نہیں دلائیں گے اور نہ ہی غلط ماضی کا طعنہ دیں گے، اور اس کے متعلق آپ کو جو کچھ علم ہو چکا ہے اس کا آپ پر کوئی اثر نہیں ہوگا.

اس لیے اگر آپ ایسا کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں تو پھر آپ اسے اپنے پاس بلائیں اور ایک اسلامی گھرانہ اور خاندان تعمیر کریں، اور اگر آپ ایسا نہیں کر سکتے تو پھر اسے اپنے ملک میں ہی رہنے دیں، ہو سکتا ہے اللہ تعالی اسے کوئی آپ سے بہتر شخص عطا فرما دے، اور ہو سکتا ہے آپ کو اس سے کوئی بہتر عورت مل جائے.

اور آپ کا یہ کہنا: "میں اس کا ماضی کیسے بھول سکتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ سوتی اور جاگتی اور کھاتی پیتی اور میں اس کے ساتھ ایک مسلمان خاوند اور بیوی کی طرح رہتا تھا؟

ہمیں اجازت دیں کہ ہم ہمارے عزیز مسلمان بھائی آپ کے کان میں راز والی بات کہیں کہ آپ اپنا ماضی کیسے بھول سکتے ہیں؟!

بلکہ آپ اپنے پروردگار سے اپنے ماضی کی کس طرح معافی و بخشش مانگ سکتے ہیں، اور آپ خود تو اللہ کے بندوں کو معاف نہیں کر رہے، اور ان کے ماضی کو معاف نہیں کرتے بلکہ اسے کرید رہے ہیں؟!

اس بنا پر اگر آپ حقیقتا یہ ماضی اپنے ساتھ رکھ رہے ہیں اور یہی آپ کی مراد ہے تو پھر ہم آپ کو یہ نصیحت بالکل نہیں کرتے کہ آپ اسے اس کے ملک سے لا کر اپنے پاس بسائیں، بلکہ آپ اس کی جان چھوڑ دیں اور آزاد کر دیں، اور اس کے سارے حقوق ادا کریں.

اور اگر آپ اس ماضی کو بھولنے کے لیے تیار ہیں اور اس کے اسلام قبول کرنے اور اس کی توبہ کے بعد اس کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو پھر کسی اور عورت کی بجائے یہ عورت ہی آپ کے لیے بہتر اور اچھی ہے.

نہم:

رہا مسئلہ آپ کے خاندان والوں کا
مطالبہ کہ اسے طلاق دو تو اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ اس مسئلہ میں آپ کے لیے ان کی اطاعت واجب نہیں، اور آپ کے خاندان اور گھر والوں کو اللہ کا ڈر اور تقوی اختیار کرنا چاہیے کہ وہ آپ اور آپ کی بیوی کے مابین علیحدگی کرنا چاہتے ہیں.

اور اگر آپ اسے اپنی بیوی بنا کر رکھنا
چاہیں تو اس میں آپ والدین کے نافرمان نہیں ٹھریں گے، بلکہ آپ اور آپ کی بیوی کے مابین قطع رحمی اور علیحدگی کرانے کی کوشش کا گناہ تو آپ کے والدین کو ہوگا، اگر آپ بیوی کو نہ چھوڑیں.

مزید آپ سوال نمبر (
47040) کے جواب کا مطالعہ ضرور
کریں.

دہم :

رہا آپ کا یہ سوال :

"کیا زنا میری گردن پر قرض ہے کہ
ایک دن مجھے اس کی قیمت چکانا ہوگی ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ : اگر تو آپ صدق
دل سے اللہ کے ہاں توبہ کریں جیسا کہ آپ اپنے متعلق کہہ رہے ہیں تو امید ہے کہ قرض نہیں ہوگا، اور آپ کا اس پر مؤاخذہ نہیں کیا جائیگا؛ توبہ کرنے والوں کے لیے بخشش اور اسے نیکیوں سے بدل دینے کے وعدہ کا اوپر بیان ہو چکا ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ
کے گناہوں کو بخش دے، اور جہاں کہیں بھی خیر و بھلائی ہو وہ آپ کے مقدر میں کرے، اور آپ کو وہ کچھ کرنے کی توفیق دے جس میں آپ کی حالت کی اصلاح ہو.

واللہ اعلم.